احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

جمعرات 20- جنوری 2000ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

جمعرات 20- جنوری 2000ء - 12 شوال 1420 ہجری - 20 صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 16

حضرت طلحہؓ کا صبر

مسعود بن حراش بیان کرتے ہیں کہ میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک نوجوان کو کھینچتے ہوئے لے جا رہے ہیں جس کے ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوئے ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہے تو لوگوں نے بتایا کہ یہ طلحہ بن عبیداللہ ہے جو صابی یعنی مسلمان ہو گیا ہے۔

ایک عورت ان کے پیچھے غراتی اور گالیاں دیتی ہوئی جا رہی تھی۔ یہ حضرت طلحہ کی ماں صعبہ تھی۔ (التاریخ الکبیر جلد 7 ص 421- از امام بخاری- موسسة الکتب الثقافیه بیروت)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وقت تو بہر حال گذر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادت ہے کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کے وقت عورتیں سیاپا کرتی ہیں۔ بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپا کر رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے گذرے تو آپ نے اسے فرمایا تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ اس کمبخت نے جواب دیا کہ تو جا تجھ پر میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی کہ آپؐ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں۔ جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پھر آپؐ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی کہ یا رسولؐ اللہ میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا (-) صبر وہ ہے جو پہلے ہی مصیبت پر کیا جائے۔ غرض بعد میں خود وقت گذرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتداء ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہی مقدر ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418-419)

نماز جنازہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے 13- جنوری بروز جمعرات بمقام بیت الفضل لندن میں درج ذیل جنازے پڑھائے۔

حاضر جنازہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی- آف قادیان حال لندن (سابق ناظر دعوت الی اللہ قادیان)

جنازہ غائب 1- مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب سابق جنرل مینیجر (پاور) واپڈا - لاہور 18- دسمبر کو بعمر 92 سال لاہور میں وفات پائی- مرحوم موصی تھے- تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

2- مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (والدہ مکرمہ رفعت بشیر صاحبہ کرائیڈن) پاکستان (دختر ڈاکٹر منظور احمد صاحب اہلیہ میجر فتح داد خاں صاحب) مرحومہ موصیہ تھیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف جدید کا نیا سال مبارک ہو

○ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ ہمیں وقف جدید کے 45 ویں نئے مالی سال میں داخل ہونے کی توفیق حاصل ہو رہی ہے۔ الحمدللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7- جنوری 2000ء میں نہ صرف ختم ہونے والے سال 1999ء کی غیر معمولی خصوصیات کو کسی خاص تقدیر الٰہی کی نشان دہی قرار دیا بلکہ وقف جدید کے نئے سال کا اعلان بھی فرمایا۔

اس ایمان افروز تاریخی خطبہ جمعہ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

وقف جدید سے میرا گہرا تعلق رہا ہے۔ اس کے تحت مجھے وسیع دورے کرنے کی توفیق ملی۔ گہرے طور پر جماعت کی کمزوریاں جانچنے اور ان کو دور کرانے کا موقع ملا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا۔ 25- دسمبر 1985ء سے وقف جدید کو عالمگیر کر دیا گیا۔ اب یہ خدا کے فضل سے 100 ممالک تک پھیل

باقی صفحہ 7 پر

فیصل آباد کے مشہور و معروف آرتھوپیڈک سرجن' مخلص خادم سلسلہ

محترم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب راہ مولا میں قربان ہو گئے

ربوہ 18- جنوری 2000ء- احباب جماعت کو دلی افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ فیصل آباد کے مشہور و معروف آرتھوپیڈک سرجن محترم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب راہ مولا میں قربان ہو گئے۔ انکی عمر 41 برس کے قریب تھی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف رات قریباً ساڑھے دس بجے کے لگ بھگ ساحل ہسپتال سے اپنی ڈیوٹی ختم کر کے روانہ ہوئے تو ان کو ان کی کار ہی میں اغوا کر لیا گیا۔ نامعلوم اشخاص ان کو لاہور روڈ پر لے جا رہے تھے کہ فیصل آباد سے 20-22 میل دور ان کی کار کو ایک ٹرک سے حادثہ پیش آیا جسکے نتیجہ میں کار سڑک سے اتر کر کیچڑ میں دھنس گئی۔ اس وقت رات کے قریباً 12 بجے کا وقت تھا۔ اندازہ ہے کہ اس وقت ان کو اغوا کرنے والوں نے ان کی کنپٹی پر فائر کر کے ان کو راہ مولا میں قربان کر دیا۔ جس

مسلسل صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 21۔جنوری 2000ء

5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-51 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-30 a.m. لقاء مع العرب
7-35 a.m. اطفال کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
9-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں۔
11-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ
12-20 p.m کوئز تاریخ احمدیت۔
12-55 p.m. سرائیکی پروگرام خطبہ جمعہ۔
2-10 p.m. لقاء مع العرب۔
3-10 p.m. خبروں کا جائزہ۔
4-10 p.m. بنگالی سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات۔
5-50 p.m. درود شریف۔
6-00 p.m. خطبہ جمعہ۔
7-00 p.m. ڈاکومنٹری۔
7-30 p.m. ینگ لجنہ کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
8-25 p.m. خطبہ جمعہ۔
9-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔درس الحدیث۔
11-20 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 22۔جنوری 2000ء

12-40 a.m لقاء مع العرب۔
1-35 a.m. بلجیئن پروگرام۔
2-20 a.m. طبی معاملات۔
2-55 a.m. خطبہ جمعہ۔
4-05 a.m. ینگ لجنہ کی حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-15 a.m. لقاء مع العرب۔
7-10 a.m. ہفتہ وار جائزہ۔
7-20 a.m. خطبہ جمعہ۔
8-25 a.m. اردو کلاس۔
9-30 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
10-00 a.m. ینگ لجنہ کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
11-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ جائزہ۔خبریں۔
12-00 p.m چلڈرنز کارنر۔
12-30 p.m. ماریشس پروگرام۔
2-00 p.m. لقاء مع العرب۔
3-00 p.m. اردو کلاس۔
4-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔نظم۔
7-50 p.m. بنگالی سروس۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-00 p.m. تلاوت۔درس الحدیث۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 23۔جنوری 2000ء

12-25 a.m ہفتہ وار جائزہ۔
12-40 a.m. لقاء مع العرب۔
1-40 a.m. ڈاکومنٹری۔
5-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
5-40 a.m. کوئز۔خطبات امام۔
7-00 a.m. کینیڈین ہورائزنز۔ چلڈرنز کلاس۔
8-55 a.m. اردو کلاس۔
10-00 a.m. اطفال کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
11-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔جائزہ۔
12-10 p.m. ہفتہ وار جائزہ۔
12-30 p.m. مجلس سوال وجواب۔
1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-50 p.m. اردو کلاس۔
3-50 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-40 p.m. چینی زبان سیکھئے۔
6-10 p.m. خطبہ جمعہ۔
7-10 p.m. بنگالی سروس۔
8-10 p.m. فرانسیسی پروگرام۔
9-10 p.m. ہفتہ وار جائزہ۔
9-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-00 p.m. تلاوت۔درس الحدیث۔
11-10 p.m. چلڈرنز کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوموار 24۔جنوری 2000ء

12-15 a.m ہفتہ وار جائزہ۔
12-30 a.m. لقاء مع العرب۔
1-30 a.m. مشاعرہ۔
2-30 a.m. درس القرآن۔
3-55 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
5-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کلاس۔سبق نمبر50
6-05 a.m. لقاء مع العرب۔
7-05 a.m. ڈاکومنٹری۔
8-05 a.m. اردو کلاس۔
9-05 a.m. درس ملفوظات۔
9-20 a.m. چینی زبان سیکھئے۔
9-50 a.m. جرمن بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
11-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔سبق نمبر50
12-05 p.m. درس القرآن نمبر16
1-45 p.m. لقاء مع العرب۔
2-45 p.m. اردو کلاس۔
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 p.m. نارویجئن زبان سیکھئے۔
6-05 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ سالانہ سپورٹس ریلی۔
7-00 p.m. بنگالی سروس۔
8-00 p.m. ینگ لجنہ کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
9-05 p.m. ڈاکومنٹری
9-25 p.m. چلڈرنز کارنر کلاس۔نمبر51
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات۔
11-30 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

کے بعد نامعلوم حملہ آور کھیتوں میں فرار ہو گئے۔ لاہور سے آنے والی ایک کار نے رک کر دیکھا تو ڈاکٹر صاحب موصوف زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے۔ ان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ پولیس کو اطلاع دی گئی جو ان کو الائیڈ ہسپتال لے آئی۔ اگلے روز عصر کے بعد فیصل آباد میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس کے بعد جنازہ مغرب سے تھوڑی دیر قبل ربوہ لایا گیا۔ جہاں بیت المبارک میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھی گئیں۔

نمازوں کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ اور فیصل آباد سے تشریف لائے ہوئے دوستوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں احباب نے بڑے نظم وضبط سے راہ خدا میں جان قربان کرنے والے ڈاکٹر صاحب کا آخری دیدار کیا جس کے بعد سوا سات بجے کے لگ بھگ جنازہ عام قبرستان لایا گیا جہاں قبر تیار ہونے کے بعد آٹھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب مکرم ڈاکٹر فضل الحق صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ لالیاں کے صاحبزادے تھے۔ ان کے ضعیف والد ان کے ساتھ ہی فیصل آباد میں رہائش پذیر تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر صبیحہ جاوید صاحبہ بنت مکرم ایس ایم جاوید صاحب بہاولپور ہیں انہوں نے گائنی میں ایم آر سی پی کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے تین معصوم بچے ہیں۔ بڑے بیٹے عزیز معین الحق کی عمر 7 سال ہے۔ درمیانی بیٹی عزیزہ سدرہ کی عمر 5 سال اور چھوٹے بیٹے عزیز مظفر الحق کی عمر ساڑھے تین سال کے قریب ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب تین بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ سب سے بڑے بھائی عطاء الحق صاحب سویڈن میں اور ان سے چھوٹے سیف الحق صاحب جرمنی میں ہیں۔

امیر صاحب فیصل آباد مکرم شیخ مظفر احمد صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ محترمہ نے بے مثال صبر و ہمت کا مظاہرہ کیا اللہ ان کا خود حافظ و ناصر ہو اور ان کے بچوں کو کوئی کمی نہ آنے دے۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر شمس الحق صاحب بہت نفیس مزاج، بے انتہا نرم دل اور غریبوں کا مفت علاج کرنے والے تھے۔ آپ بہت قابل ہونے کی وجہ سے مہنگے سرجن تھے لیکن جب کسی غریب آدمی نے کہا کہ وہ آپریشن کے اخراجات ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتا تو دس دس ہزار روپے کی فیس معاف کر دیتے تھے۔ آج کل وہ دن کے وقت میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال اور شام کو ساحل ہسپتال میں ڈیوٹی دیتے تھے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب احمدی ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن کی فیصل آباد شاخ کے صدر تھے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ جب بھی ان کو دین کی خدمت کے لئے کہا جاتا سب کام چھوڑ کر حاضر ہو جاتے۔ میڈیکل کیمپس کے قیام میں بہت پیش پیش رہتے تھے۔ ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن کے اجلاسات ان کے گھر پر ہوتے تھے۔ دونوں میاں بیوی جماعتی خدمت کے کاموں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے کئی بار ربوہ آکر مریضوں کے آپریشن کئے۔ خصوصاً مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے بیرون ملک قیام کے دنوں میں فضل عمر ہسپتال تشریف لا کر کئی آپریشن کئے۔ انہوں نے بہت کم عمری میں غیر معمولی مہارت حاصل کی۔ چند ماہ پیشتر انہوں نے ایک مریض کا کٹا ہوا ہاتھ، جو جسم سے بالکل علیحدہ ہو گیا تھا نہایت مہارت سے دوبارہ جوڑ دیا۔ اس واقعے کا ذکر اخبارات میں بھی نمایاں طور پر آیا اور ڈاکٹر صاحب کے انٹرویوز شائع کئے گئے۔

مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب نے تعلیم کا سلسلہ ربوہ میں ہی مکمل کیا۔ 1974ء میں میٹرک کیا 1976ء میں ایف ایس سی کی۔ اس کے بعد پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے ایم بی بی ایس اور بہاولپور سے سپشلائزیشن کی۔ اس کے بعد پہلے ڈی ایچ کیو ہسپتال اور نیشنل ہسپتال فیصل آباد میں بھی کام کیا۔ آپ نے بیرون ممالک میں کئی کانفرنسیں بھی اٹنڈ کیں۔ دوبار جلسہ سالانہ کے لئے لندن بھی تشریف لے گئے۔ زمانہ طالب علمی میں بہت اچھی نظم پڑھتے تھے۔ اطفال کے مقابلوں میں کئی انعامات حاصل کئے۔ ٹی آئی ہائی سکول اور ٹی آئی کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران کئی بار مباحثوں میں تقاریر کر کے انعامات حاصل کئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم ڈاکٹر صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا خود آپ حامی و ناصر ہو۔ اور ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکر اللہ صاحب

شجاعت

قوت غضب کو شریعت اور موقع محل کے تابع استعمال کرنے کا نام شجاعت ہے۔

اسلامی تاریخ شجاعت کے لازوال نمونوں سے بھری پڑی ہے۔ یہ واقعات ہمیشہ روشن رہیں گے۔ یہ واقعات ایسی روشنی سے لکھے گئے ہیں کہ جن کی چمک کبھی ماند نہیں پڑ سکتی۔

حضرت مسیح موعود صحابہ رسول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تاریخ پڑھنے سے ہر ایک کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے کیا کیا مصیبتیں اسلام کی راہ میں اٹھائیں اور کیسی استقامت دکھلائی اور باوجود بھوکے اور فاقہ کش ہونے کے کیسے کیسے دشمنوں سے مقابلے کئے یہاں تک کہ بت پرستی کی تاریکی کو اپنے خونوں سے دنیا کے کئی حصوں میں اٹھا دیا اور ہر ایک میدان میں اور ہر ایک موقعہ میں آزمائش میں ایسا صدق دکھلایا کہ اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

(چشمۂ معرفت)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کامیابی کا ایک راز یہ تھا کہ موت سے خائف نہ تھے وہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے تھے وہ موت سے پنجہ لڑاتے تھے وہ موت کے منہ میں کود کر حیات نو پاتے تھے۔

ایک مومن خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اس لئے کہ وہ دل سے اعتقاد رکھتا ہے دنیا کی تمام قوتوں کی عنان حکومت صرف اسی کے دست قدرت میں ہے۔ عطائے موت و حیات و نفع و ضرر صرف اس کا کام ہے پھر کیونکر ممکن ہے کہ شدائد و خطرات کا مہیب دیو ایک مومن کو خوف زدہ کر سکے اور کیونکر ممکن ہے کہ متکبرین کی ہیبت و عظمت، سپاہیوں کی تیغ و سناں اور فرعونوں کا جاہ و جلال اس انسان کو مرعوب کر سکے جس کی نظر میں یہ سب ایک دست شل، عضو معطل سے زیادہ نہیں، پھر جس کی یہ حقیقت ہے کہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ شدائد و خطرات سے خوف کھا کر نصرت حق سے باز آجائے اس کا دل راستی اور سچائی کی سختیوں کو دیکھ کر لرز جائے اس کی زبان قول حق سے خاموش رہے۔ اس کا قدم جادۂ صداقت سے متزلزل ہو جائے؟ کیونکہ ایک مومن کی حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا کے سوا دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ اپنے نفع و ضرر کی باگ اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں نہیں دیکھتا یہی وجہ ہے کہ وہ خالق کے سوا کسی مخلوق سے نہیں ڈرتا کیونکہ تمام طاقتوں کا منبع اور قدرتوں کا مرکز اس کی نظر میں ایک ہی ہے۔

حقیقی شجاعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"حقیقی شجاعت جو محل اور موقع کے ساتھ خاص ہے اور جو اخلاق فاضلہ میں سے ایک خلق ہے وہ ان محل اور موقع کے امور کا نام ہے جن کا ذکر خدا تعالیٰ کے پاک کلام میں اس طرح پر آیا ہے (-)

یعنی بہادر وہ ہے کہ جب لڑائی کا موقع آپڑے یا ان پر کوئی سخت مصیبت آپڑے تو بھاگتے نہیں۔ ان کا صبر لڑائی اور سختیوں کے وقت میں خدا کی رضامندی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے چہرہ کے طالب ہوتے ہیں نہ کہ بہادری دکھلانے کے۔ ان کو ڈرایا جاتا ہے کہ لوگ تمہیں سزا دینے کے لئے اتفاق کر گئے ہیں۔ سو تم لوگوں سے ڈرو۔ سو ڈرانے سے اور بھی ان کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ خدا ہمیں کافی ہے یعنی ان کی شجاعت کتوں اور درندوں کی طرح نہیں ہوتی جو صرف طبعی جوش پر مبنی ہو جس کا ایک ہی پہلو پر میل ہو بلکہ ان کی شجاعت دو پہلو رکھتی ہے۔ کبھی تو وہ اپنی ذاتی شجاعت سے اپنے نفس کے جذبات کا مقابلہ کرتے ہیں اور کبھی جب دیکھتے ہیں کہ دشمن کا مقابلہ قرین مصلحت ہے تو نہ صرف جوش نفس سے بلکہ سچائی کی مدد کے لئے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر نہ اپنے نفس پر بھروسہ کرکے بلکہ خدا پر بھروسہ کرکے بہادری دکھاتے ہیں اور ان کی شجاعت میں ریاکاری اور خود بینی نہیں ہوتی اور نہ نفس کی پیروی بلکہ ہر ایک پہلو سے خدا کی رضا مقدم ہوتی ہے۔ ان آیات میں سمجھایا گیا ہے کہ حقیقی شجاعت کی جڑ صبر اور ثابت قدمی ہے۔ اور ہر ایک جذبہ نفسانی یا بلا جو دشمنوں کی طرح حملہ کرے اس کے مقابلہ پر ثابت قدم رہنا اور بزدل ہو کر بھاگ نہ جانا یہی شجاعت ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر عن الغضب)

شجاعت کی معراج

شجاعت کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنی طاقت پہ گھمنڈ کرتے ہوئے دوسروں کو ناجائز تنگ کرتا پھرے یہ تکبر کی علامت ہے۔ اصل شجاعت یہی ہے کہ حق کی خاطر سب کچھ داؤ پہ لگا دینا اور یہی شجاعت کی اصل معراج ہے۔

زیر نظر مضمون میں شجاعت سے متعلق چند واقعات کو گلدستہ کی صورت میں سمویا ہے

حضرت ابراہیمؑ کا نمونہ

حضرت ابراہیمؑ کا خدا کے ایک حکم کی بناء پر اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو جانا آپ کی شجاعت کا غیر معمولی واقعہ ہے۔ صرف اسی پر بس نہیں آپ کا بے خوف خطر آتش نمرود میں کود جانا ایک ایسا واقعہ ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

اشجع الناس حضرت محمد ﷺ کا نمونہ

آپؐ کی ذات تمام اخلاق کا مجموعہ تھی خدا کی راہ میں ہر وقت اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے تھے آپؐ غیر معمولی شجاعت کے مالک تھے آپؐ کی بہادری کے کئی واقعات ہیں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ذاتی شجاعت میں بھی یکتا تھے۔

جب مدینہ میں یہ خبریں مشہور ہونی شروع ہوئیں کہ روما کی حکومت ایک بڑا لشکر مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے بھجوا رہی ہے تو مسلمان خاص طور پر راتوں کو احتیاط کرتے اور جاگتے رہتے ایک دفعہ باہر جنگل کی طرف سے شور کی آواز آئی صحابہ جلدی جلدی اپنے گھروں سے نکلے کچھ ادھر ادھر دوڑنے لگے اور کچھ مسجد میں آکر جمع ہو گئے اور اس انتظار میں بیٹھ گئے کہ رسول ﷺ باہر نکلیں تو آپؐ کے حکم پر عمل کریں اور اگر خطرہ ہو تو اس کو دور کریں جب لوگ اس انتظار میں تھے کہ رسول اللہؐ اپنے گھر سے نکلیں تو انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے گھوڑے پر سوار باہر سے تشریف لا رہے ہیں معلوم ہوا کہ شور کی پہلی آواز پر ہی رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہو کر جنگل میں اس بات کے دیکھنے کے لئے چلے گئے تھے کہ کوئی خطرہ کی بات تو نہیں اور آپؐ نے اس بات کا انتظار نہ کیا کہ صحابہؓ جمع ہو جائیں تو ان کے ساتھ مل کر باہر جائیں بلکہ اکیلے ہی باہر گئے اور حقیقت حال سے آگاہ ہو کر واپس آئے اور صحابہ کو تسلی دی کہ خطرہ کی کوئی بات نہیں آرام سے اپنے گھروں میں جا کر سو رہو۔

(بخاری)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا کی عنایت اور فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اخلاق ظاہر کرنے کا موقع دیا۔ چنانچہ سخاوت اور شجاعت اور حلم اور عفو اور عدل اپنے اپنے موقع پر ایسے کمال سے ظہور میں آئے کہ صفحہ دنیا میں اس کی نظیر ڈھونڈنا لاحاصل ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

صحابہ رسولؐ کی شجاعت
کی ایک جھلک

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہؓ نے جنگ بدر، حنین اور احزاب میں جو قربانیاں کیں ان کی مثال کسی اور قوم میں کہاں مل سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود اپنے عربی اشعار میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ وہ اپنے صدق کی وجہ سے ذبح کئے گئے اور لوگوں سے خوف نہ کھایا بلکہ ہر سخت ابتلاء کے دوران رحمٰن کو ترجیح دی۔ انہوں نے اپنے خلوص کی وجہ سے تلواروں کے سایے تلے حق کی گواہی دی۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں شجاعت میں زبیرؓ کی کوئی مثال نہ تھی (طبقات ابن سعد) حضرت حسانؓ نے آپ کی شجاعت کے بارہ میں ایک قصیدہ کہا جو اسد الغابہ میں منقول ہے اس کا ایک شعر یہ ہے۔

کتنے مصائب کے بادل تھے جو زبیرؓ نے اپنی تلوار کے زور سے آنحضرتؐ سے ہٹائے اور یہ خدا کا فضل اور عطا ہے کہ وہ توفیق دیتا ہے۔

صحابیات کے نمونے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"اسلامی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو کثرت سے ایسی عورتوں کی مثالیں نظر آتی ہیں جنہوں نے جنگ میں بہت جرأت اور ہمت کا ثبوت دیا مہاجرین کی بیویوں کو ہم دیکھتے ہیں تو ان میں بھی ہمیں یہ شان نظر آتی ہے اور انصار کی بیویوں کو دیکھتے ہیں تو ان میں بھی ہمیں یہ شان نظر آتی ہے' ہزار ہا عورتیں ایسی ہیں جن کا تاریخ میں ذکر آتا ہے اور جنہوں نے مختلف مواقع پر کواعب اتراباً ہونے کی ایسی شان دکھائی کہ آج کل کے مرد بھی ان کے مقابلے میں ہیچ نظر آتے ہیں۔

(تفسیر کبیر)

تاریخ میں مذکور ہے کہ ایک بڑھیا جس کا بیٹا عمرو بن معاذؓ احد میں مارا گیا تھا...... رسول کریمؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا مائی مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے اس پر نیک عورت نے کہا حضورؐ جب میں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا تو سمجھو کہ میں نے مصیبت کو بھون کر کھا لیا "مصیبت کو بھون کر کھا لیا" کیا عجیب محاورہ ہے محبت کے کتنے گہرے جذبات پر دلالت کرتا ہے۔ غم انسان کو کھا جاتا ہے وہ عورت جس کا بڑھاپے میں اس کا عصائے پیری ٹوٹ گیا کس بہادری سے کہتی ہے میرے بیٹے کے غم نے مجھے کیا کھانا ہے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو میں اس غم کو کھا جاؤں گی میرے بیٹے کی موت مجھے مارنے کا موجب نہیں ہوگی بلکہ یہ خیال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس نے جان دی میری قوت کے بڑھانے کا موجب ہو گا۔

اے انصار! میری جان تم پر فدا ہو تم کتنا ثواب لے گئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

عیسائی دنیا مریم مگدلینی اور اس کی ساتھی عورتوں کی اس بہادری پر خوش ہے کہ وہ مسیح کی قبر پر صبح کے وقت دشمنوں سے چھپ کر پہنچی تھیں۔ میں ان سے کہتا ہوں آؤ اور ذرا میرے محبوب کے مخلصوں اور فدائیوں کو دیکھو کہ کن حالتوں میں انہوں نے توحید کے جھنڈے کو بلند کیا ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 157)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار بچوں کی جرأت و بہادری کی مثال

جنگ بدر کے متعلق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا واقعہ آتا ہے کہ ان کے ارد گرد دو انصاری لڑکے تھے انہوں نے جب دیکھا۔ تو وہ کہتے ہیں کہ میرا دل بیٹھ گیا۔ کیونکہ میرے دائیں بائیں تو کوئی ہے نہیں۔ ہم تو چاہتے تھے کہ ان ظلموں کا بدلہ لیں جو کفار نے آنحضرتؐ اور مسلمانوں پر کئے ہیں۔ میں ابھی اس خیال میں تھا کہ ایک لڑکے نے آہستہ سے میرے بازو کو ہلا کر کہا۔ چچا۔ ابو جہل کون ہے سنا ہے کہ اس نے رسولؐ پر بڑے ظلم کئے ہیں میں اس کو قتل کرنا چاہتا ہوں ابھی میں اس کو جواب نہ دے سکا تھا کہ دوسرے نے اسی طرح پوچھا تاکہ دوسرے کو پتہ نہ چلے میں نے اشارہ کیا اور وہ باز کی طرح جس طرح وہ چڑیا پر جاپڑتا ہے۔ ابو جہل پر جاپڑے اور اس کو زخمی کر کے گرا دیا۔ ابو جہل کے بیٹے عکرمہ جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہوں نے دیکھا اور ایک کا ہاتھ کاٹ دیا مگر وہ اپنا کام کر چکے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خیال نہ تھا جو ان بچوں کے دل میں آیا کہ لشکر کے سردار پر حملہ کروں۔

نجانے یہ دنیا کب سے ہے اور کب اس کی صف لپیٹ دی جائے گی لیکن مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ کسی نبی کو ایسے متبعین نہیں دیئے گئے اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عدیم المثال تھے تو آپ کے تربیت یافتہ بھی بے نظیر تھے چراغ لے کر ڈھونڈو تاریخ عالم میں ایسے شجاعؓ راہ حق میں جان نچھاور کرنے والے نہیں ملیں گے نبی اکرمؐ ایک بار بلاتے تو وہ تین بار کہتے لبیک و سعدیک والخیر بیدیک میرے آقا حاضر اور میری خوش قسمتی کہ آپ نے مجھے یاد فرمایا۔

جماعت احمدیہ میں شجاعت کے نظارے

خدا کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ کے افراد جرأت و شجاعت کی جو تاریخ بنا رہے ہیں یہ تاریخ اتنی روشن اور درخشندہ ہے کہ ہزاروں سال کے بعد بھی مستقبل کے پردے پھاڑتے ہوئے اس کی روشنی چمکا کرے گی جرأت و شجاعت کے یہ نظارے صرف کابل کی سرزمین پر ہی نہیں بلکہ دنیا کے 160 سے زیادہ ملکوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ آنے والی نسلیں مڑ کر دیکھیں گی اپنی آنکھوں کو خیرہ کیا کریں گی ان نظاروں سے۔ مضمون کی طوالت کے خوف سے چند نمونوں پر ہی اکتفا کروں گا۔

حضرت مسیح موعود کی دین کی راہ میں بہادری

حضرت مسیح موعود جو دین کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے آئے تھے آپ کی دین کی راہ میں بہادری کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے بیان فرمایا کہ

"دہلی میں...... حضرت مسیح موعود نے 17۔ اکتوبر 1891ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس کے اندر لکھا...... کہ اب میں نے حفظ امن کا انتظام کر لیا ہے اور جس تاریخ کو مولوی سید نذیر حسین پسند کریں ان کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے حاضر ہو جاؤں گا چنانچہ یہ فیصلہ ہوا کہ 20۔ اکتوبر 1891ء کو فریقین جامع مسجد دہلی میں جمع ہو کر مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری میں بحث کریں...... چنانچہ 20۔ اکتوبر 1891ء کو ہزارہا لوگ جامع مسجد میں جمع ہو گئے اور شہر میں ایک خطرناک جوش پیدا ہو گیا بعض خدام نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور لوگوں کے طبائع میں خطرناک اشتعال ہے اور امن شکنی کا سخت اندیشہ ہے بہتر ہے کہ حضور تشریف نہ لے جائیں کیونکہ لوگوں کی نیت بخیر نہیں ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب تو کسی صورت میں بھی رک نہیں سکتے کیونکہ ہم نے خود دعوت دی ہے اور پیچھے رہنے والوں پر لعنت بھیجی ہے پس خواہ کیسی بھی خطرناک حالت ہو ہم خدا کے فضل اور اس کی حفاظت پر بھروسہ کر کے ضرور جائیں گے۔ اور روانہ ہو گئے۔"

(سیرت المہدی جلد 2 ص 417)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اور مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی بذریعہ ریل مدراس جا رہے تھے کہ ہمارے ڈبہ میں ایک کیم شحیم آدمی آگھسا اس کے کریمہ اور مہیب چہرہ کو دیکھ کر ہیبت طاری ہوتی تھی۔ عزیز عرفانی نے مجھے کہا کہ اس شخص کو دعوت الی اللہ نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ ہمیں احمدی ہونے کی وجہ سے نقصان پہنچائے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ عزیز من! اگر آپ اس بات کا اظہار نہ کرتے اور ہم دعوت الی اللہ کے بغیر وقت گزار لیتے تو اور بات تھی لیکن اب تو ہماری خاموشی مخلوق کے ڈر سے ہو گی میں تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ میرے نزدیک اس اجنبی شخص سے ڈر کر (دعوت الی اللہ) نہ کرنا شرک کی ایک قسم ہے اگر ہم اس شرک کی حالت میں مارے گئے تو ہماری عاقبت تباہ ہو گی لیکن اگر ہم دعوت الی اللہ کرتے ہوئے مارے گئے تو ہمارا خاتمہ بالایمان ہو گا اور ہماری موت قربانی کی موت ہو گی......

(حیات قدسی حصہ چہارم ص 93)

ایک احمدی خاتون کی جرأت و بہادری

جب آزادی کشمیر کی جدوجہد ہو رہی تھی حضرت مصلح موعود نے آزادی کشمیر کے لئے مسلح جدوجہد کی تحریک فرمائی تو بعض دیہات میں توجہ پیدا نہ ہوئی...... ایک خاتون کھڑی ہوئی اور کہا میں تو حیران ہو گئی ہوں میں تو غیرت سے کٹی جا رہی ہوں کہ خلیفہ وقت کا پیغام ہو اور تم لوگ خاموش بیٹھے ہو میرا ایک بیٹا ہے میں اسے پیش کرتی ہوں اور اس دعا کے ساتھ پیش کرتی ہوں کہ خدا اس کو قربان کر دے اور مجھے پھر اس کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہو۔ یہ غیرتیں دکھائی تھیں احمدی ماؤں نے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود نے اس کا اپنی تقریر میں ذکر کیا اور فرمایا کہ

دیکھو جب میرے کانوں میں وہ آواز پہنچی تو خدا کی قسم میرے دل سے یہ آواز اٹھی کہ اے خدا! اگر اس کے بیٹے کی (قربانی) مقدر کر دی ہے تو میں التجا کرتا ہوں کہ میرے بیٹے لے لے اور اس ماں کا بیٹا اسے واپس کر دے۔

(بحوالہ زھق الباطل ص 198)

وطن کی خاطر جوانمردی اور شجاعت

جنرل اختر حسین ملک اور جنرل عبدالعلی ملک کی داستان شجاعت پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف میں رقم ہے۔ "مکتبہ عالیہ" ایبک روڈ لاہور کی شائع کردہ کتاب "وطن کے پاسبان" میں ان پاکستانی احمدی بہادروں کے شجاعت و جوانمردی کے کارنامے مذکور ہیں جو ایک احمدی کے جذبہ حب الوطنی اور وطن عزیز کی خاطر قربانیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ فرمودہ 8۔ مارچ 85ء میں فرماتے ہیں۔

"جب سارے چونڈہ کو خطرہ تھا چونڈہ ہی نہیں سارے سیکٹر کو زبردست خطرہ لاحق تھا' اور ان کے بالا جرنیل ان کو حکم دے رہے تھے کہ تم کسی صورت دفاع نہیں کر سکتے۔ پیچھے ہٹ جاؤ مگر یہی جنرل عبدالعلی ملک تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ اگر میں پیچھے ہٹ گیا تو پھر پاکستانی فوج کو راولپنڈی تک کوئی پناہ نہیں ملے گی اس لئے اگر مرنا ہے تو ہم یہیں مریں گے ہم ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔"

اس وقت جب اللہ نے فتح عطا فرمائی تو فوج کے لوگ ہی نہیں بڑے بڑے علماء مشائخ بول اٹھے کہ اس کو کہتے ہیں مرد میدان اور یہ ہے جہاد

چنانچہ الحاج مولانا عرفان رشدی داعی مجلس علماء پاکستان اپنی کتاب "معرکہ حق و باطل" کے صفحہ 73 پر یہ شعر لکھتے ہیں۔

کر رہا تھا غازیوں کی جب کماں عبدالعلی
تھا صفوں میں مثل طوفان رواں عبدالعلی

حقیقت یہ ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے۔ حق کی خاطر اپنا خون بہا دینا ہی اصل مردانگی ہے۔

پس ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم ان واقعات کو پڑھیں ان کی عظمت کو اپنے دل میں جگہ دیں کیونکہ خدا نے ہمیں بلند مقام دیا ہے ہمیں اس مقام کی لاج رکھنا ہو گی۔

پس اے احمدیت کے متوالو:۔ شجاعت و بہادری کی وہ داستانیں رقم کرنا کہ ابتدائی صدیوں کی یاد پھر تازہ ہو جائے انہوں نے تکلیف پہ تکلیف اٹھائی اور دکھ پر دکھ برداشت کیے اور خدا کی راہ میں قتل ہوئے آج ہمیں بھی ان قربانیوں کے لئے اپنے نفسوں کو تیار کرنا ہو گا۔

حضرت مصلح موعود کا پیغام:۔ پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر کوئی شخص خدا کو نہیں پا سکتا کانٹوں میں سے گزر کر نہیں بلکہ تلواروں کے سائے تلے۔ سے گزرنا ہو گا نازک بدنی چھوڑ دو۔

(خطبات محمود جلد 7 ص 345)

پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! دین حق کے بہادر سپاہیو' ملک کی امیدوں کے مرکز و! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا' تمہارا دین' تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات کے ساتھ تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں۔

آخر میں حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد پر مضمون ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جو صدق صفا آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے دکھایا اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ جان دینے سے دریغ نہ کیا...... خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جائے۔ آپ کی تعلیم۔ تزکیہ نفس اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی یہ مقام آنحضرتؐ کے صحابہؓ کا ہے......

(ملفوظات جلد اول ص 26)

بقیہ صفحہ 6

سائنس" اور "بیہودہ مذہبی علوم" جن کی پشت پناہی کی جا رہی ہے' یہ رقم خرچ نہ کر کے اور انگریزی کو اپنا کے' ملک کو ترقی کی طرف لے جا سکیں گے۔ آخر میں دھمکی دیتا ہے کہ اگر انگریزی سرکار نے اس کی یہ سفارشات نہ مانیں تو وہ تعلیمی کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہو جائے گا......... اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی یہ دھمکی کام کر گئی۔

مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ میکالے عربی اور سنسکرت کو نہایت ہی بودی زبانیں سمجھتا تھا۔ ان پہ اس نے شدید اور جاہلانہ وار کئے۔ انگریزی تعلیم عام کرنے پہ زور دیا۔ اور ایک اہم تعلیمی مقصد یہ بھی قرار دیا کہ ہندوستانیوں میں ایک ایسا طبقہ قائم کیا جائے جس پہ پورے طور پر انگریزیت کی چھاپ ہو۔ ہم اس کم علم کی جو عربی' جو کہ ام الالسنہ ہے' اور جس کی ا۔ب سے بھی وہ نا آشنا تھا' جاہلانہ نکتہ چینی کی مذمت کرتے ہیں۔ مگر یہ بات کہ اس نے ہمیں ایک نظام تعلیم دیا' جس سے ہم آج تک چمٹے ہوئے ہیں' سوچ کا متقاضی ہے۔ کیا نصاب کی بات کو ہم مکمل نظام تعلیم کا نام دے سکتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتصار احمد نذر صاحب

امام رازی اور آپ کی تفسیر کبیر

امام رازی سے تفسیر قرآن کو سمجھنے میں مدد لینی چاہئے (حضرت خلیفة المسیح الرابع)

حضرت امام رازی کا شمار علمائے سلف خصوصاً تفسیر کے ائمہ میں سرفہرست ہوتا ہے اور آپ کی تصنیف کردہ تفسیر کبیر کو ہر دور میں قبولیت حاصل رہی ہے۔

تعارف

امام رازی کا نام محمد بن عمر ابن الحسین البکری' الطبرستانی الرازی اور لقب فخرالدین ہے آپ ابن خطیب شافعی کے نام سے بھی معروف ہیں آپ 544ھ میں رے میں پیدا ہوئے اپنے زمانے کے ماہر اور نابغ عالم تھے بہت سے علوم کو حاصل کیا اور ان میں مہارت حاصل کی آپ تفسیر' کلام' علوم عقلیہ اور علوم لغت کے امام تھے اور آپ کی اس علمی مہارت کا خوب چرچا ہوا یہاں تک کہ اس دور کے بہت سے علماء مزید علم کے حصول کے لئے آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ کے اساتذہ میں خصوصاً آپ کے والد ضیاء الدین کا ذکر آتا ہے اسی طرح کمال سمعانی' محمد الجیلی اور بہت سے علماء سے آپ نے اکتساب فیض کیا۔

آپ کی علمی شہرت کے حوالے سے خصوصاً یہ بات آپ کے سیرت نگاروں نے لکھی ہے کہ آپ وعظ بہت کرتے تھے۔ وفیات الاعیان لابن خلکان میں لکھا ہے کہ امام رازی بہت وعظ کرتے تھے آپ کی مجلس میں لوگوں پر وجد طاری ہو جاتا تھا ھرات کے مختلف مذاہب کے لوگ آپ کی گفتگو سننے کے لئے آتے اور آپ سے متفرق مسائل دریافت کرتے آپ کی انہی کوششوں کی وجہ سے کرامیہ فرقہ کے بہت سے لوگ اہلسنت مسلک کو اختیار کرنے لگے آپ کو ھرات والے شیخ الاسلام کے لقب سے پکارتے تھے۔

(شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان وفیات الاعیان لابن خلکان منشورات شریف قم جلد 4 ص 241)

آپ کا تصنیف کردہ علمی ورثہ بہت پھیلا اور جن لوگوں نے آپ کی کتب کا مطالعہ کیا انہیں علمی وسعت اور سعادت عظیمہ حاصل ہوئی آپ نے ... کتب لکھیں ان میں اہم ترین کتاب مفاتیح الغیب ہے۔ سورۃ فاتحہ کی آپ نے الگ طور پر بھی ایک تفسیر لکھی جو اب تفسیر کبیر کی پہلی جلد پر مشتمل ہے۔

علم کلام میں آپ کی کتاب المطالب العالیہ کتاب البیان والبرہان فی الرد علی اہل الزیغ والطغیان' اصول فقہ میں المحصول حکمت میں الملخص' شرح الاشارات لابن سینا اور شرح عیون الحکمۃ جیسی کتابیں شامل ہیں۔

امام رازی کی وفات 606ھ میں ھرات میں ہوئی آپ کی وفات کا یہ سبب بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے حلقہ اثر سے کرامیہ فرقہ کے لوگ اہلسنت کا مسلک اختیار کرتے جا رہے تھے اور اس وجہ سے آپ پر تکفیر کے الزامات لگ رہے تھے۔ آخر پر انہوں نے آپ کو زہر دے دیا جس سے آپ کی وفات ہو گئی۔

تفسیر کبیر

مفاتیح الغیب کے نام سے لکھی جانے والی تفسیر عالم اسلام میں تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہے اور علم تفسیر کے طالب علموں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ لازمی ہو جاتا ہے ابن قاضی شہبہ کہتے ہیں کہ امام رازی تفسیر کبیر کو مکمل نہیں کر سکے اس طرح وفیات الاعیان کے مصنف بھی یہی گواہی دیتے ہیں کہ امام رازی نے اس تفسیر کو مکمل نہیں لکھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہی تھا تو پھر کس نے اس تفسیر کو مکمل کیا اور امام رازی نے اس تفسیر کو کہاں تک لکھا۔

یہ ایک ایسی بات ہے جس کے معین حل تک پہنچنا بہت مشکل ہے کیونکہ اس بارہ میں علماء کے مختلف اقوال ملتے ہیں۔ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب الدرر الکامنہ فی اعیان الماۃ الثامنہ میں لکھتے ہیں کہ امام رازی کی تفسیر احمد بن محمد بن ابی الخرم ملکی نجم الدین المخزومی القمولی نے مکمل کی جن کی وفات 727ھ میں ہوئی۔ وہ مصری تھے۔

صاحب کشف الظنون نے لکھا کہ شیخ نجم الدین القمولی نے اسے مکمل کیا اور پھر شہاب الدین بن الخلیل الدمشقی نے اس میں تتمیمات کر کے نئے سرے سے تکمیل کی۔

صاحب کشف الظنون اور ابن حجر عسقلانی دونوں کا نجم الدین القمولی پر تو اتفاق ہے لیکن شہاب الدین بن خلیل کا ذکر صرف صاحب کشف الظنون نے کیا ہے۔

امام رازی نے اس تفسیر کو کہاں تک لکھا اس بارہ میں کشف الظنون نے تو لکھا ہے کہ امام رازی سورۃ انبیاء تک پہنچے تھے جو سترہویں پارے سے شروع ہوتی ہے۔ بعض علماء بعض اور سورتوں کے نام لیتے ہیں لیکن موجودہ دور کے ایک مشہور عالم ڈاکٹر محمد حسین ذہبی نے اس بات کو حل کیا ہے اور بتایا ہے کہ امام رازی نے اس تفسیر کو سورۃ انبیاء تک لکھا اس کے بعد شہاب الدین الخوی نے اس تفسیر کو مکمل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی اسے مکمل نہ کر سکے اس کے بعد نجم الدین القمولی آئے اور انہوں نے تفسیر کے باقی کام کو مکمل کیا یہ بھی ممکن ہے کہ شہاب الدین الخوی نے اسے آخر تک لکھا ہو لیکن القمولی نے اسے دوبارہ مکمل کیا ہو اور جو باتیں شہاب الدین الخوی سے رہ گئی ہوں انہیں لکھ دیا ہو۔

(محمد حسین ذہبی ڈاکٹر۔ التفسیر والمفسرون جلد1 ص290)

تفسیر سورۃ فاتحہ

امام رازی نے سورۃ فاتحہ کی الگ تفسیر بھی لکھی اور اس میں تفصیل سے سورۃ فاتحہ کے فضائل پر روشنی ڈالی لیکن اب یہ تفسیر الگ نہیں بلکہ تفسیر کبیر کا حصہ بن چکی ہے اور تفسیر کبیر کی پہلی جلد اسی سورۃ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

نمونہ کلام کے طور پر سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں سے ہی ایک حصہ پیش کرتا ہوں۔

سورۃ فاتحہ کے فضائل لکھتے ہوئے امام رازی نے اس کے بارہ اسماء گنوائے ہیں۔ فاتحہ الکتاب' ام القرآن' السبع المثانی' الوافیہ' وافیہ رکھنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ سفیان بن عینیہ اسے یہ نام دیتے تھے اور اس کی وجہ وہ یہ بتاتے تھے کہ قرآن کریم کی دیگر سورتوں کو نصف نصف کر کے پڑھا جا سکتا ہے لیکن اس سورۃ کو آدھا آدھا کر کے پڑھنا جائز نہیں اس کے دیگر ناموں میں الکافیہ' الاساس' الشفاء' الصلاۃ' السوال' الشکر' اور الدعاء شامل ہیں۔

امام رازی کا فقہی مذہب

فقہی طور پر آپ امام شافعی کے مسلک کو زیادہ تر اختیار کرتے تھے لیکن تقلید کے طور پر نہیں دلائل کے ساتھ اسے اختیار کرتے تھے کیا سورہ فاتحہ کا امام کے پیچھے آہستہ آواز میں ساتھ ساتھ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے وہ دیگر علماء کے اس متفق علیہ مسئلہ کو ذکر کرنے کے بعد کہ سورۃ فاتحہ کا نماز میں امام کے پیچھے پڑھنا ضروری ہے امام شافعی کا بھی وہ الگ طور پر حوالہ دیتے ہیں کہ ان کے نزدیک بھی سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھنی ضروری ہے اگرچہ امام ابو حنیفہ کے مسلک کا بھی ذکر کیا ہے لیکن حضرت امام شافعی کے مسلک کو پسند کیا ہے لیکن تقلید کی وجہ سے نہیں کیونکہ فاتحہ خلف الامام کے حق میں اپنی رائے دیتے ہوئے آپ نے اس کے حق میں اٹھارہ دلائل بھی پیش کئے ہیں، اور یہ سب دلائل قرآن کریم' سنت رسولؐ اور احادیث پر مشتمل ہیں۔

تفسیر کبیر کی خصوصیات

ڈاکٹر محمد حسین ذہبی لکھتے ہیں کہ اس کتاب میں مسلک اور عقیدے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں آتا بلکہ اول سے آخر تک کتاب ایک ہی انداز سے چلتی ہے اور عام دیکھنے والا شخص اصل کتاب اور بعد میں مکمل کئے جانے والے حصے میں کوئی فرق نہیں کر سکتا یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے تفسیر رازی دوسری تفاسیر کے مقابلے میں زیادہ شہرت رکھتی ہے کیونکہ اس میں وسیع بحثوں کو اٹھایا جاتا ہے اور علم کی مختلف شکلوں پر بحث کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ابن خلکان اس کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "امام رازی نے ہر نادر بات اس میں جمع کر دی ہے"

آیات اور سورتوں کی باہمی مناسبتوں کا ذکر

عام طور پر پرانی تفاسیر میں سورتوں اور آیات کی باہمی مناسبت اور ربط پر بہت کم بحث کی گئی ہے لیکن تفسیر کبیر میں یہ خوبی موجود ہے ڈاکٹر محمد حسین ذہبی لکھتے ہیں کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ اس میں آیات و سور کے مابین مناسبات کا ذکر کیا گیا ہے بلکہ محض ایک مناسبت کا ذکر نہیں کرتے بلکہ بہت سی مناسبات بیان کرتے ہیں۔

علوم ریاضی اور فلسفہ اور طبیعات سے استفادہ

امام رازی اپنی تفسیر میں علوم ریاضی اور فلسفہ اور اسی طرح اس دور کے نئے علوم مثلاً فلکیات وغیرہ کو بھی بحث میں حوالہ کے طور پر لاتے ہیں اسی طرح بہت سے فلاسفر کے اقوال اس تفسیر میں آگئے ہیں۔

امام رازی کی تفسیر میں اگرچہ بہت سی خوبیاں ہیں لیکن چند باتیں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیری اہمیت پر زد پڑتی ہے مثلاً یہی کہ علوم ریاضی' فلسفہ' طبیعات اور علم کلام کا اپنی تفسیر میں بار بار ذکر کرنا اسی وجہ سے صاحب کشف الظنون نے لکھا کہ

"ان کی تفسیر حکماء اور فلاسفروں کے اقوال سے بھری ہوئی ہے اور ایک بات سے دوسری بات نکلتی جاتی ہے حتیٰ کہ دیکھنے والے کو عجیب لگتا ہے" اور صاحب کشف الظنون نے ابی حیان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بحر محیط میں کہا ہے کہ "امام رازی نے اپنی تفسیر میں ایسی لمبی چوڑی باتیں داخل کر لی ہیں جن کی علم تفسیر میں ضرورت نہیں اس وجہ سے بعض علماء نے کہا ہے فیہ کل شیئ الا التفسیر یعنی اس میں تفسیر کے علاوہ سب کچھ ہے۔

(محمد حسین ذہبی ڈاکٹر۔ التفسیر و المفسرون جلد1 ص 296)

یہ تبصرہ کی حد تک تو درست ہو سکتا ہے کہ اس تفسیر میں تفسیری بحثیں زیادہ وسعت اختیار کر گئیں لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ اس تفسیر کو اپنی بہت سی خوبیوں کی وجہ سے ہر دور میں شہرت اور قبولیت حاصل رہی اور اسے علماء نے بہت اہمیت دی اور اس سے فائدہ اٹھایا۔

معتزلہ کے بارے میں موقف

امام رازی کا موقف اہلسنت کے مطابق تھا اور علم کلام میں جن مسائل کا دوسرے مسلمان اقرار کرتے ہیں وہ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے کہ معتزلہ کا ذکر آئے اور وہ اس کا رد نہ کریں۔

امام رازی کی سعادت

حضرت امام رازی کی یہ سعادت ہے کہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

میکالے کا نظام تعلیم

تعلیم ایک ایسا موضوع ہے جس پہ ہر کس و ناکس اپنی رائے ظاہر کرنا بلکہ تھوپنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جس میں دخل اندازی ہی نہیں بلکہ جس سے دست درازی بھی بڑی بے تکلفی سے کی جاتی ہے۔ ایک نعرہ اکثر بلند ہوتا ہے کہ ہمیں میکالے کے نظام تعلیم کو فوراً ختم کر دینا چاہئے۔ یہ نظام تعلیم تھا کیا؟ یا کیا واقعی میکالے نے کوئی نظام تعلیم پیش بھی کیا تھا یا نہیں.......

اس کے جاننے کی ہم ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ جب ہم ایک نعرہ لگا کے ماہرین تعلیم کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں تو کیا یہ ضروری ہے کہ ہم کتابوں کی ورق گردانی کریں اور معلوم کریں کہ وہ "نظام" تھا کیا۔ چلئے اس بحث کو چھوڑیں اور 164 سال پیچھے کا سفر کریں۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب کہ سرکار انگریزی ہندوستان پر راج کر رہی تھی۔ وہ اہالیان ہند پر کسی حد تک مہربان بھی تھی مگر کچھ کٹر قسم کے انگریز ایسی مہربانیوں کو ناپسند کرتے تھے۔ پارلیمنٹ کے 1813ء کے ایکٹ کے مطابق ہندوستان میں فروغ تعلیم پہ زور دیا گیا۔ اس ایکٹ کی سفارشات پر عملدرآمد کیلئے ایک خاصی بڑی رقم تین تعلیمی مقاصد کے لئے مختص کی گئی یعنی (i) مشرقی ادب کی ترقی (ii) ہندوستانی عالموں کی حوصلہ افزائی (iii) سائنسی علوم کی ترویج۔ ان مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لارڈ میکالے کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے 2 فروری 1835ء کو اپنی رپورٹ پیش کی۔ اب دیکھتے ہیں کہ صاحب صدر نے ان نہایت معقول اور علمی لحاظ سے ہندوستانی افراد کیلئے نہایت مفید مقاصد کا کیا حشر کیا۔

میکالے کی سوچ کچھ یوں تھی: مشرقی ادب کی ترقی اور مشرقی عالموں کی حوصلہ افزائی؟ یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ سرکار عربی اور سنسکرت کے "عالموں" کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہے اور ان علوم کی ترقی کی بھی خواہاں ہے۔ یہ باتیں میکالے کو قطعاً پسند نہ آئیں اور اس نے ان کی مخالفت بھرپور انداز میں کی۔ بلکہ اس کے خلاف احتجاج کیا۔ اور وجہ کیا؟

اس نے لکھا کہ ہندوستانی اقوام کی تعلیمی ترقی سنسکرت اور عربی کے ذریعہ ممکن نہیں۔ کہ یہ دونوں زبانیں علمی لحاظ سے مفلس، غیر مہذب اور جدید علوم کو جذب کرنے کی صلاحیت سے عاری ہیں۔ اس لئے ان زبانوں پر وہ رقم (اور اچھی معقول رقم) جو تعلیمی ترقی کے لئے مختص کی گئی ہے، خرچ کرنا قطعاً غلط ہو گا۔ اس نے ان زبانوں کی مخالفت بھرپور، ان کے خلاف احتجاج زوردار اور نعرہ بلند لگایا۔ لیکن کیا ان زبانوں کے علمی لحاظ سے افلاس زدہ ہونے کا نتیجہ کسی تحقیق کی بنیاد پر نکالا گیا؟ اس یورپی ماہر تعلیم کا طریقہ تحقیق بھی ملاحظہ کیجئے۔ اس نے واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا کہ وہ ان دونوں زبانوں سے واقف نہیں اور ان سے محض تراجم کی معرفت متعارف ہوا۔ بھلا جب تم ایک شے سے واقف ہی نہیں اس کو جانتے ہی نہیں تو ان پہ اتنی ظالمانہ تنقید کس ریسرچ کے اصول کے تحت کر رہے ہو؟ کیا مغرب نے علمی تحقیق کا یہی طریق نکالا ہے؟ کہ سنی سنائی بات کو بنیاد بنا کے ایک منفی نتیجہ نکالا جائے؟

ترجمہ کے ذریعہ عربی اور سنسکرت تک رسائی حاصل کرنے کے بعد وہ علوم مشرقی کی تذلیل جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ان زبانوں میں لکھی گئی کتابیں علم سے قطعی عاری ہوتی ہیں ان پہ انگریزی زبان کی فوقیت جتاتے ہوئے لکھتا ہے کہ انگریزی کتب کی ایک الماری علوم شرقیہ کی پوری لائبریری پہ بھاری ثابت ہو گی۔ وہ کہتا ہے کہ مشرقی لوگوں کو اپنے ادب، خصوصاً شاعری پہ بہت ناز ہے۔ مگر یہ انگریزی شاعری کے ہم پلہ قرار نہیں دی جا سکتی۔ سنسکرت زبان پہ مزید غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سنسکرت کی بڑی بڑی کتابوں میں لکھے گئے حقائق اس مواد سے کہیں کم ہیں جو انگلستان کے سکول کے بچوں کو اختصار سے لکھی ہوئی کتابوں میں پڑھایا جاتا ہے (یہاں وہ عربی پہ حملہ کرنے سے کترا گیا۔ شاید وہ کتابیں اس دعوے کو جھٹلاتی ہوئی معلوم دیتی ہونگی)

وہ اپنی گورنمنٹ کے اس فعل پہ حیرانگی کا اظہار کرتا ہے کہ عربی اور سنسکرت پڑھنے والے طلباء کو تو مالی مدد دی جا رہی ہے جب کہ انگریزی سیکھنے والے طلباء اپنا خرچ خود برداشت کرتے ہیں۔ اسے گلہ اس پہ ہے کہ ہندوستان میں تعلیم، اور پھر عربی، سنسکرت کی کتب کے ذریعہ تعلیم، اپنے خرچ پہ حاصل نہیں کی جاتی۔ آخر یہ کیوں؟ اس ضمن میں وہ سوال اٹھاتا ہے کہ کیا جب لوگ بھوکے ہوتے ہیں تو انہیں پیسے دے کر چاول کھانے کی طرف راغب کیا جاتا ہے؟ یا جو سردیوں میں سردی سے ٹھٹھر رہے ہوں انہیں گرم کپڑے پہننے کے لئے رشوت دی جاتی ہے؟ تو پھر علم سے عاری لوگوں کو پیسے کے لالچ میں تعلیم کی طرف راغب کیوں کیا جا رہا ہے؟ پھر اسے یہ بھی اعتراض ہے کہ سنسکرت اور عربی کی کتب کی اشاعت پہ کثیر رقوم کیوں خرچ کی جا رہی ہیں؟ اسے افسوس ہے کہ سرکار انگریزی نے ان کتب کی اشاعت پہ ایک لاکھ روپے کی کثیر رقم خرچ کر دی جب کہ بازار میں ان کا خریدار ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان زبانوں میں لکھی ہوئی 23 ہزار کتب گوداموں میں پڑی گل سڑ رہی ہیں اور ابھی خریدار کی منتظر ہیں۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ نہ جانے کیوں سرکار انگریزی کے دس کروڑ افراد کے لئے عربی اور سنسکرت میں کتابیں تیار کی جا رہی ہیں جب کہ، اس کے بقول ان زبانوں میں مختلف موضوعات پہ لکھی ہوئی کتابیں اغلاط سے پر ہیں اور ان میں درج کردہ مواد نہ عقلی، نہ اخلاقی لحاظ سے قابل قبول سمجھا جا سکتا ہے اس لئے، اس کے خیال میں اگر ہم ہندوستان میں تعلیم کی بنیاد ان کتابوں پہ رکھیں گے تو ہم غلط تاریخ، غلط سائنس، غلط فلسفہ پڑھا رہے ہونگے۔ بلکہ علم محض توہمات تک محدود ہو کے رہ جائے گا۔ اس ضمن میں ویدوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ یہ مضحکہ خیز مثال دیتا ہے کہ طالب علم ان کتب سے فقط اتنا سیکھ سکیں گے کہ وہ کونسا گدھا ہے جس کو چھو کے وہ اپنے آپ کو پاک کر سکتے ہیں۔ یا وید کا کونسا منتر ہے جس کو پڑھ کر کسی بکری کو مار دینے کے گناہ سے اپنے آپ کو پاک کیا جا سکتا ہے۔

سنسکرت اور عربی پہ اس بھرپور وار کے بعد انگریزی کی فوقیت ثابت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس زبان میں وہ سارا علمی سرمایہ موجود ہے جو دنیا کی عقلمند ترین قوموں نے اکٹھا کیا۔ اس لئے اگر اہل ہند نے جدید علم تک دسترس حاصل کرنی ہے تو وہ انگریزی کے ذریعہ ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ روس کی مثال دیتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ وہاں کے جنگلی اور وحشی لوگوں نے جب غیر ملکی زبانوں تک رسائی حاصل کر لی تو وہ علم کی دنیا میں بہت آگے بڑھ گئے۔ اس لئے وہ سفارش کرتا ہے کہ ہندوستانی اب ان "دقیانوسی" زبانوں کو چھوڑ کر انگریزی کی طرف متوجہ ہوں خصوصاً اس لئے کہ یہ حاکموں کی زبان ہے مگر اس پہ ہندوستانیوں کو یہ اعتراض ہے کہ انگریزی مشکل ہے اور وہ اس کا سطحی علم ہی حاصل کر سکیں گے جو انگریزی سپیلنگ سیکھنے تک ہی محدود رہے گا۔ مگر اس کا ثبوت کیا ہے؟ وہ سوال کرتا ہے۔ اس کے خیال میں صورت حال بہت مختلف ہے وہ کہتا ہے کہ ہندوستان ہی میں ایسے لوگ موجود ہیں جو بڑی روانی سے سیاسی اور سائنسی موضوعات پر انگریزی میں گفتگو کر سکتے ہیں بلکہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کسی غیر ملکی سے بہتر انداز میں اور شستہ انگریزی میں اپنا مافی الضمیر ادا کر سکتے ہیں اور علمی موضوعات پر بحث بھی کر سکتے ہیں۔

علوم شرقیہ اور مشرقی زبانوں کو گھٹیا اور بے کار بتانے اور انگریزی کی وکالت کرنے کے بعد وہ اپنی سفارشات پیش کرتا ہے جو کچھ یوں ہے: ہندوستانیوں کو انگریزی تو بہرحال سکھانا ہو گی مگر محدود وسائل کے سبب سب ہندوستانیوں کو اعلیٰ تعلیمی معیار تک نہیں پہنچایا جا سکتا۔ لیکن بہرحال ہمیں ایک طبقہ پیدا کرنا ہو گا جس کے افراد محض جسمانی رنگت کے لحاظ سے یا خون کے رنگ کے لحاظ سے ہندوستانی کہلائیں مگر خیالات، دلچسپیوں، اخلاقی قدروں اور علمی سوچ کے لحاظ سے وہ مکمل طور پر مغربیت کے رنگ میں رنگے ہوں۔ اور یہی لوگ، بقول اس کے حاکموں کے نمائندے اور ان کے ترجمان ہونگے۔ اور ان پہ یہ ذمہ داری عائد ہو گی کہ تعلیمی نصاب میں سائنسی معلومات اور حقائق کو شامل کر کے بہتر تعلیم دیں۔ علوم شرقیہ کے خلاف پھر اپنی آواز بلند کرتے ہوئے وہ تین سفارشات پیش کرتا ہے۔ (i) سنسکرت اور عربی کتب کی اشاعت بند کر دی جائے۔ (ii) کلکتہ کے دینی مدرسہ اور سنسکرت کالج کو بند کیا جائے (iii) ملکی زبانوں میں لکھی گئی ان کتابوں کی اشاعت، جس کی قیمت اس کاغذ کے برابر بھی نہیں جن پہ وہ چھاپی گئیں، بند کر دی جائے۔ اس کے خیال میں اگر یہ "نیک" کام ہو گیا تو ہم "بیہودہ تاریخ" بیہودہ

باقی صفحہ 4 پر

بقیہ صفحہ 5

حضرت مسیح موعود نے آپ کا ذکر عزت اور احترام سے کیا ہے اور آپ کی بعض باتوں کی خصوصاً تائید بھی فرمائی ہے مثلاً ملفوظات میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

"امام رازی کا یہ قول بہت درست ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا وہ بیوقوف ہے۔"

(ملفوظات جلد 1 ص 56)

اس پر بس نہیں حضرت مصلح موعود بھی تفسیر قرآن میں آپ کی عظیم الشان خدمت کی وجہ سے آپ کی عزت کرتے تھے اور تفسیر میں خدمت کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے آپ کو ایک نمونہ قرار دیا اپنے ایک شعر میں فرمایا:۔

پانی کر دے علوم قرآں کو
گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

اس کے علاوہ آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ حضرت مصلح موعود کو قرآن کریم کی جس عظیم الشان خدمت کی توفیق ملی اور آپ کے ذریعے سے کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا آپ کی دو تفاسیر ہمیشہ کے لئے قبولیت، شرف اور علمی برتری کا مقام پا گئیں پہلی تفسیر تفسیر کبیر کے نام سے متعدد جلدوں میں شائع ہوئی اور دوسری تفسیر 1957ء میں تفسیر صغیر کے نام سے چھپی اب یہ حسن اتفاق ہے یا حضرت مصلح موعود کی حضرت امام رازی سے محبت کا اظہار کہ یہ دونوں نام حضرت امام رازی کی تفاسیر کو بھی ملے آپ کی مشہور تفسیر مفاتیح الغیب تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہوئی جبکہ ایک اور تفسیر کا ذکر بھی ملتا ہے جو تفسیر صغیر کے نام سے معروف ہوئی اس کتاب کا نام اسرار التنزیل وانوار التاویل ہے ملاحظہ کیجئے۔

(مقدمہ تفسیر کبیر امام رازی ناشر دار الکتب العلمیہ طہران)

امام رازی سے تفسیر قرآن کو سمجھنے میں مدد لینی چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہر سال رمضان المبارک میں درس قرآن دیتے ہیں آپ کے یہ دروس جہاں تازہ عرفان کی بارش بن کر برستے ہیں وہاں گزشتہ تفاسیر میں پیش کردہ اعلیٰ اور عمدہ نکات بھی چن چن کر پیش فرماتے ہیں اور جہاں جہاں ان تفاسیر میں غلطیاں رہ گئی ہیں ان کی نشاندہی فرماتے ہیں حضرت امام رازی کی یہ خوش قسمتی ہے کہ آپ کے پیش کردہ نکات کو حضور انور نے متعدد بار پسند فرمایا خصوصاً یہ ارشاد بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ

"امام رازی اور امام راغب ان دونوں سے تفسیر قرآن کو سمجھنے میں مدد لینی چاہئے۔"

(درس قرآن بیان فرمودہ یکم جنوری 1998ء بمقام بیت الفضل لندن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اسپیشل ٹیچرز ٹریننگ کلاس

○ ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام حسب منظور شدہ سفارشات مجلس شوریٰ 1998ء برائے تعلیم القرآن سال 1999ء میں بیس روزہ قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاسز میں شامل ہونے والے وہ طلبا جنہوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور جنہیں بذریعہ خطوط فروری 2000 میں ہونے والی اسپیشل کلاس کے انعقاد کی اطلاع دی گئی ہے انہیں اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ 10۔ فروری سے شروع ہونے والی بیس روزہ اسپیشل قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس میں شرکت کے لئے بروقت مرکز میں تشریف لے آئیں اور بذریعہ خط اپنی آمد سے مطلع بھی کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی خالی ہے ایسی خواتین جو کوالیفائیڈ ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتی ہوں اپنی اصل اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ کے ہمراہ مورخہ 19۔ فروری 2000ء انٹرویو کے لئے ایڈمنسٹریٹر آفس پہنچ جائیں۔ کم از کم 6 ماہ کا ہاؤس جاب کیا ہو اور عمر 30 سال سے کم ہو۔

درخواستیں امیر صاحب حلقہ / صدر حلقہ کی سفارش سے آنی چاہیں۔

ان کو گریڈ 6900-258-3804 ابتدائی تنخواہ ماہوار NPA مبلغ۔/500 روپے ماہوار اور 1000 روپے گرانی الاؤنس ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم محمد منیر احمد جاوید صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ سبزہ زار لاہور کی اہلیہ محترمہ امتہ الصبور صاحبہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد شفیع صاحب آف اوکاڑہ ہارٹ اٹیک کے باعث فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد ارشد قریشی صاحب 17۔ جنوری 2000ء سے دل کے عارضہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم منور احمد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 11۔ جنوری 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالحئی نام عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر نورالدین صاحب سابق امیر جماعت بدوملہی کا پڑپوتا ہے اور مکرم محمد خان اشرف صاحب آف بھلوال کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی صحت و سلامتی۔ نیک صالح۔ خادم سلسلہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عطاء القدوس خان صاحب کو مورخہ 20۔ دسمبر 1999ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "ابسام احمد" نام عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور (ایوان محمود) کا پوتا اور مکرم رانا محمد اعظم صاحب سابق کارکن وقف جدید کا نواسہ ہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر دراز سے نوازے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مجلس نابینا کی سالانہ ریلی

○ مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ تربیتی و تفریحی چار روزہ ریلی موخہ 6 تا 9۔ فروری 2000ء منعقد ہو گی۔ احباب سے گذارش ہے کہ نابینا افراد کو اس ریلی میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائیں نیز خود بھی شمولیت اختیار کر کے محظوظ ہوں۔

(پروفیسر خلیل احمد۔ صدر مجلس نابینا۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بجلی بند رہے گی

○ ربوہ میں مندرجہ ذیل تاریخوں میں صبح 9 تا ایک بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

-22-25-29-31 جنوری 2000ء

محلہ دارلفضل ربوہ اور احمد نگر میں صبح 9 تا 3 بجے تک مندرجہ ذیل تاریخوں میں بجلی بند رہے گی۔

20-24-27۔ جنوری 2000ء

(واپڈا ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

فسادات میں سہارتو اور ورانتو ملوث

انڈونیشیا میں مسلم عیسائی فسادات کی تحقیقاتی ٹیم نے انکشاف کیا ہے کہ ان فسادات میں سابق صدر سہارتو اور فوج کے سابق سربراہ جنرل ورانتو ملوث ہیں۔ چار دیگر افرد بھی سازش میں شامل ہیں جو سابق صدر اور سابق آرمی چیف کے ایماء پر کام کر رہے ہیں۔ ان افراد کے نام آرمی چیف کے حوالے کر دیئے گئے ہیں اور کارروائی کی سفارش کر دی گئی ہے۔ اس تحقیقاتی کمیشن نے انڈونیشیا کے شورش زدہ جزیرے مالوکو میں اپنی رپورٹ تیار کی ہے۔

آچے میں پانچ باغی ہلاک

انڈونیشیا کے جزیرے آچے میں سیکیورٹی فورسز نے پانچ باغیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ باغی جنوبی آچے کے ایک گاؤں میں چھپے ہوئے تھے کہ سیکیورٹی فورسز کے اہلکاروں نے دھاوا بول دیا۔ باغیوں کے ٹھکانے سے دیسی ساخت کی رائفلیں اور ہینڈ گرینیڈ برآمد ہوئے۔ کئی باغی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

ہر ممکن طریقے سے ایران کو روکیں گے

امریکہ نے ایران کو ایٹمی قوت بننے سے روکنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا کہ ہر ممکن طریقے سے ایران کو ایٹمی پاور بننے سے روکیں گے۔ ایران کا کہنا ہے کہ اس کا ایٹمی پروگرام پرامن ہے۔

لیٹر بم کے بعد پارسل بم برآمد

سری لنکا میں صدر چندریکا کو ہلاک کرنے کی کوششوں کے بعد اب پارسل بم کا سلسلہ چلا ہے۔ 250 گرام وزنی بم جو دوسرے سامان کے ساتھ پیک کیا گیا سینئر پولیس افسروں کی کالونی سے برآمد ہوا مگر خوش قسمتی سے اسے بروقت ناکارہ بنا دیا گیا۔ سیکیورٹی حکام کی نیندیں اڑ گئی ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل ایک لیٹر بم ملا تھا جسے ناکارہ کر دیا گیا تھا۔

پنوشے کو مقدمات بھگتنے ہونگے

چلی کے نو منتخب سوشلسٹ صدر لوگاس نے کہا ہے کہ چلی کے سابق آمر جنرل پنوشے کو چلی میں قائم شدہ مقدمات بھگتنے پڑیں گے۔ چلی کے حکام نے کہا ہے کہ جنرل پنوشے کے سترہ سالہ دو اقتدار میں تین ہزار افراد کو حکومتی ایماء پر قتل کیا گیا۔

شام اسرائیل مذاکرات غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی

شام اور اسرائیل اپنے اپنے مطالبات پر ڈٹ گئے ہیں۔ امن مذاکرات غیر معینہ عرصے کیلئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ مذاکرات میں اہم ترین مسئلہ جولان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی فوج کا انخلاء ہے۔ شام اسرائیل کی فوج کی فوری واپسی کا خواہاں ہے جبکہ اسرائیل سیکیورٹی تحفظات چاہتا ہے۔

بھارت کی 11 بندرگاہوں میں ہڑتال

تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ کرنے کیلئے بھارت کی 11۔ بندرگاہوں کے ملازمین نے ہڑتال کر دی۔ ہڑتال کا فیصلہ حکومت اور کارکنوں کے درمیان مذاکرات ناکام ہونے پر کیا گیا۔ حکومت نے صورت حال سے نبٹنے کیلئے ہنگامی منصوبہ تیار کر لیا ہے۔

نیا چیف اسلحہ انسپکٹر مسترد

عراق کی طرف سے اقوام متحدہ کے نئے چیف اسلحہ انسپکٹر کو مسترد کئے جانے کے بعد روس نے بھی اسکی نامزدگی مسترد کر دی ہے۔ نیا چیف انسپکٹر سویڈن کا رالف اکیوس ہے ان کا تقرر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کیا تھا۔ مسٹر رالف اکیوس عراق کے لئے قائم کئے گئے خصوصی کمیشن کے پہلے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ عراق نے ان پر اس سے پہلے ہی جاسوسی کرنے کا الزام عائد کیا تھا۔

شاہ اردن بھیس بدل کا دورہ کرتے رہے

اردن کے نوجوان شاہ عبداللہ بھیس بدل کر ہسپتال پہنچ گئے انہوں نے کئی گھنٹے مریضوں کے ساتھ گذارے۔ شاہی محل کے ملازمین کو شاہ عبداللہ کی روانگی کا پتہ نہ چل سکا۔ مریضوں نے بھی انہیں نہ پہچانا شاہ عبداللہ اس سے قبل بھی بھیس بدل کر اپنے ملک کے حالات معلوم کرتے رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

گئی ہے۔ دنیا بھر میں وقف جدید کی مالی قربانی کے جہاد میں امریکہ کی جماعت اول' پاکستان دوم اور جرمنی سوم رہا۔ پاکستانی جماعتوں کی مسابقت کی دوڑ میں ربوہ اول 'کراچی دوم' لاہور سوم رہا۔ دوران سال مالی قربانی کرنے والوں کی تعداد میں 24 ہزار 530 کا اضافہ ہوا۔ جبکہ 17 نئے ممالک وقف جدید کے نظام میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ تمام افراد / انصار' جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو نیا سال اور یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ بھی اس اعزاز کو سنبھالنے اور قربانیوں کے معیار کو بلند تر کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 19 جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 20۔جنوری۔ غروب آفتاب۔ 5-33
جمعہ 21۔جنوری۔ طلوع فجر۔ 5-40
جمعہ 21۔جنوری۔ طلوع آفتاب۔ 7-05

امریکہ مسئلہ کشمیر کے حل کا کارنامہ کرے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے بیجنگ میں چائنا ڈیلی سے انٹرویو میں کہا کہ امریکہ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کیلئے مسئلہ کشمیر حل کرانے کا کارنامہ سرانجام دے۔ مسئلہ کشمیر کا کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق حل علاقائی امن کیلئے ناگزیر ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ امریکہ مسئلہ کشمیر کا فوری اور منصفانہ حل کرا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیام امن کیلئے بھارت کے مثبت اقدامات کا جواب دیں گے۔ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت جاری رہے گی۔ طاقت اور بالادستی کی سیاست کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے جمہوریت کے ٹائم فریم کی فکر نہیں۔ زیادہ دیر اقتدار میں نہیں رہنا چاہتے۔

تیسرے فریق کے بغیر حل نہیں ہوگا

جنرل پرویز مشرف نے امریکی ٹیلی ویژن سی این این سے انٹرویو میں کہا کہ مسئلہ کشمیر تیسرے فریق کے بغیر حل نہیں ہوگا۔ چین کشمیر کے معاملے میں اگر ثالثی کرے تو ہمیں قبول ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بھارت اس کیلئے تیار ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قومی سلامتی کیلئے ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے پر غور ہو سکتا ہے۔

جمہوریت یا فوجی حکومت پاکستان کا اندرونی معاملہ

چین نے کہا ہے کہ جمہوری یا فوجی حکومت پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ پاکستان میں فوجی حکومت کے قیام سے دونوں ملکوں کے تاریخی اور روایتی دوستانہ تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ پاکستان میں جمہوریت کی بحالی پر کوئی زور نہیں دیا گیا۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے چین کے صدر جیانگ زیمن، نیشنل پیپلز کانگرس کے چیئرمین لی پنگ اور چیف آف سٹاف فو کانیو سے ملاقاتیں کیں۔ وزیر خارجہ عبدالستار نے بتایا کہ چین نے مسئلہ کشمیر کو کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق حل کرنے کیلئے پاکستان کی کوشش کو سراہا ہے۔

غیر ملکی زرمبادلہ کی ترسیل پر پابندی ختم

حکومت نے غیر ملکی زرمبادلہ کی ترسیل پر پابندی ختم کر دی ہے۔ بیرون ملک شیئر ہولڈروں کو رقوم کی منتقلی کیلئے سٹیٹ بنک کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس سہولت سے بیرون ملک پاکستانی اور پاکستان میں غیر ملکی بھی مستفید ہونگے۔ تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ حالیہ فیصلہ سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرنے میں مدد ملے گی۔

چھ مسلم لیگی خواتین گرفتار

خصوصی عدالت کے باہر مظاہرہ کرنے والی 6 مسلم لیگی خواتین اور کئی کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ صبح 8 بجے طیارہ کیس کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ملی۔ عدالت کے اردگرد وسیع پیمانے پر حفاظتی اقدامات دیکھنے میں آئے۔

فرد جرم عائد کرنے کے بارے میں فیصلہ محفوظ

طیارہ کیس کی سماعت کرنے والی دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے فرد جرم عائد کرنے کے بارے میں فیصلہ محفوظ کر لیا۔ وکیل صفائی نے کہا کہ ابھی تک دفعہ 265 سی پر عمل نہیں ہو سکا لہٰذا فرد جرم عائد نہیں ہو سکتی۔ وکیل صفائی نے بتایا کہ ان کو ابھی تک اسپولز کی ریکارڈنگ نہیں ملی 36 میں سے صرف 3 چینلز کی ریکارڈنگ ہوئی ہے جبتک مکمل ریکارڈنگ نہیں ملتی دفعہ 265 سی کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

سپریم کورٹ حملہ کیس

سپریم کورٹ پر حملہ کرکے توہین عدالت کرنے کے الزام میں کیس کی سماعت کے دوران مسلم لیگ کے وکیل نے کہا کہ ایسی اپیل کی مثال نہیں ملتی سپریم کورٹ نے کہا کہ پہلے مقدمہ بھی اس طرح نہیں نبٹایا گیا۔ مسلم لیگ کے وکیل نے کہا کہ غیر متعلقہ شخص اپیل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ فیصلہ ملزمان کے خلاف ہوگیا تو وہ اپیل نہیں کر سکیں گے اور انہیں سزا ہو جائے گی۔ چیف جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا کہ ایسی مثال تو نہیں ملتی لیکن نئے قانون نے گنجائش پیدا کر دی ہے۔ جسٹس مامون نے کہا کہ عدالتی فیصلے سے ہر شہری متاثر ہوا اور ملزمان کو سزا دینے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اس لئے کوئی بھی شخص اپیل کا حق رکھتا ہے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ توہین عدالت ہوئی ہی نہیں صرف ایک صحافی داخل ہوا تھا۔ جسٹس مامون نے کہا یہ منفرد توہین تھی۔ جسٹس ارشاد نے کہا کہ اسی نکتے پر محدود رہیں کہ اجنبی کو اپیل کا حق ہے یا نہیں۔ وکیل صفائی نے کہا کہ اپیل کا حق صرف متاثرہ فریق کو ہوتا ہے۔ موجودہ کیس میں درخواست گذار متاثرہ فریق نہیں بلکہ اجنبی ہے فاضل چیف جسٹس نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ ہر اس شخص کو اپیل کا حق ہے جو متاثر ہوا ہو خواہ فریق ہو یا نہ ہو۔

پاک فوج کا افسر اور 9 جوان لاپتہ

پاک فوج کے ایک کیپٹن تنویر اور 9 جوان نیکرو سب سیکٹر کی ایک پوسٹ سے دوسری پوسٹ کی طرف جاتے ہوئے لاپتہ ہو گئے۔ خطرہ ہے کہ یہ فوجی برفانی تودوں کا شکار نہ ہو گئے ہوں۔ پاک فوج نے واقعہ کی اطلاع ملنے کے فوراً بعد تلاش شروع کر دی ہے۔

جنرل مشرف ہوائی قلعے تعمیر کرنا چھوڑیں

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل مشرف ہوائی قلعے تعمیر کرنا چھوڑیں اقتدار عوام کے حوالے کر دیں۔ موجودہ حکومت کے لئے کرپشن کا خاتمہ ناممکن ہے۔ بہتری اسی میں ہے کہ فوج جلد از جلد انتخابات کروا کر بیرکوں میں واپس چلی جائے۔ مغربی ممالک جنرل پرویز سے تعاون کی بجائے بحالی جمہوریت کے لئے دباؤ ڈالیں۔ امریکہ اور برطانیہ اس ضمن میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ کے وفود کے دورۂ پاکستان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان ممالک نے جنرل پرویز کو فری ہینڈ دیا ہوا ہے۔

فوجی حکومت کو حمایت حاصل نہیں

معطل رکن قومی اسمبلی اعجاز الحق نے کہا ہے کہ فوجی حکومت کو عوام کی حمایت حاصل نہیں۔ 10 سالہ جمہوریت منافقت پر مبنی تھی۔ اب ملک کی سیاسی اخلاقیات کو بدلنا ضروری ہے۔

کوئٹہ ایکسپریس لوٹ لی گئی

ڈیرہ اللہ یار کے ریلوے اسٹیشن کے قریب نصف درجن سے زائد ڈاکوؤں نے راولپنڈی جانے والی کوئٹہ ایکسپریس کو لوٹ لیا۔ مسلح افراد مسافروں کو لاکھوں روپے نقد سونے کے زیورات اور قیمتی گھڑیوں سے محروم کر کے فرار ہو گئے۔

بلدیاتی انتخابات اسی سال ہونگے

بلدیات کے وفاقی وزیر عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات اسی سال کرادیں گے۔ جماعتی یا غیر جماعتی کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ اختیارات کے عمل کو نچلی سطح تک منتقل کرنے کیلئے ملک بھر میں صوبائی ڈویژنل اور ضلعی سطح پر حکومتیں قائم کریں گے۔ میونسپل اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ایڈوائزری بورڈ بنائے جائیں گے۔ جن کے ممبران اور عہدیداروں کو مکمل اختیارات اور فری ہینڈ حاصل ہوگا۔ ایڈوائزری بورڈوں میں سیاسی جماعتوں کی بجائے پڑھے لکھے افراد کو شامل کیا جائے گا۔

واپڈا کے نادہندگان

واپڈا کے چیئرمین نے نادہندگان کے کیس احتساب بیورو کو بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

عدالت کی صورت حال پر عدم اطمینان

مسلم لیگ کے وکلاء نے کہا ہے کہ کمرہ عدالت میں رینجرز اور انٹیلی جنس کے اہلکار موجود ہیں کیا ایسی صورت حال میں عدالت کی کارروائی شفاف ہوگی؟

گرتے بالوں کو صحت مند اور چمکدار بنائے
رحمان ابٹن
رحمان جنرل سٹور گول بازار
ربوہ فون 995-04524

نیو سلطان آٹوز
ٹیوٹا، سوزوکی اور دیگر گاڑیوں کے پارٹس۔
اعلیٰ کوالٹی کے موبل آئلز اور گاڑیوں کے فلٹرز دستیاب ہیں۔
اقصیٰ موڑ ساہیوال روڈ رحمان کالونی ربوہ
Ph: Shop (PP) 212140
Res: 212833

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15
تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61